

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرض لینے کے آداب

حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتِبًا، جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي. قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَيْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَيْنًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ " قُلِ " اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ " . (سنن الترمذی: 3563، الدعوات)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا میں بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو رہا ہوں، اس سلسلے میں آپ میری مدد کیجئے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعائیہ کلمات نہ سکھلاؤں جو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا تھا کہ اگر تم پر "صیر" پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی [پر تمہاری مدد] کرے گا، وہ دعائیہ کلمات یہ ہیں:

"اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ"

"اے میرے اللہ! مجھے حلال طریقے سے اتنی روزی دے جو میرے لئے کافی ہو اور حرام سے مستغنی کر دے اور اپنے فضل سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ {سنن الترمذی}۔

تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "امن وسکون کے بعد اپنے نفس کو خوف میں مبتلا نہ کرو"، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: "قرض لینے سے"۔ {مسند احمد و ابویعلیٰ بروایت عقبہ بن عامر}۔

اس لئے کہ جب آدمی قرض لیتا ہے تو اسے ادائیگی کی فکر گھیرے رہتی ہے، قرض خواہ کے سامنے اسے ذلیل اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے، بسا اوقات ادائیگی کا وعدہ کرتا ہے لیکن ادائیگی کی استطاعت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے چھپا چھپا اور بھاگا پھرتا ہے، اس لئے اہل علم کہتے ہیں کہ بغیر شدید ضرورت کے قرض لینا اچھا نہیں ہے، لیکن بسا اوقات ایسا وقت آجاتا ہے کہ حالات قرض لینے پر مجبور کر دیتے ہیں کیونکہ بسا اوقات ایک حاجت مند شخص انتہائی حاجت مندی کی حالت میں ہوتا ہے وہ کسی سے بھیک نہیں مانگتا اور نہ ہی اس کی عزت نفس صدقہ و خیرات لینے کی اجازت دیتی ہے اس لئے وہ اپنی ضرورت پوری کرنے اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے کسی صاحب خیر سے قرض لیتا ہے پھر چونکہ یہ انسان کی ایک ضرورت ہے لہذا شریعت نے اس کی اجازت بھی دی ہے، البتہ اس کے لئے کچھ آداب و شرائط رکھے ہیں جن کا پاس و لحاظ نہایت ضروری ہے، آج بہت سے لوگ ان شروط کا پاس و لحاظ نہ کرنے کی وجہ سے ہمیشہ پریشان اور قرض کے نیچے دبے رہتے ہیں، حتیٰ کہ قرضوں کا بوجھ لے کر اپنی قبر میں چلے جاتے ہیں۔

قرض لینے کے بعض آداب :

[۱] قرض حاجت و ضرورت کے وقت ہی لیا جائے۔

[۲] قرض کا لین دین کرتے وقت اسے لکھ لیا جائے تاکہ اختلاف رونما نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ" "قرض کو جس کی مدت مقرر ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں کاہلی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی اور شک و شبہ سے بھی بچانے والی ہے" {سورۃ البقرۃ: 282}

[۳] حتیٰ الامکان قرض کی ادائیگی کی کوشش کی جائے، ارشاد نبوی ہے: "مومن بندہ کی روح اس کے قرض کی وجہ سے بچ میں معلق رہتی ہے {یعنی اس کے جنتی ہو جانے میں مانع رہتی ہے} یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے" {احمد الترمذی بروایت ابوہریرہ}۔

کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کا سامان چھوڑ نہ گیا ہو۔ {سنن ابوداؤد بروایت ابو موسیٰ}۔

[۴] اگر زندگی میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اہل و عیال کو اس کی خصوصی وصیت کر دی جائے۔

[۵] قرض لیتے وقت یہ سچی نیت رہے کہ حتی الامکان جلد از جلد اس قرض کو ادا کر دوں گا، ارشاد نبوی ہے: ”جو آدمی لوگوں سے قرض مال لے اور اس کی نیت اور ارادہ ادا کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کر دے گا اور جو کسی سے ادھار لے اور اس کا ارادہ ہی مار لینے کا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے تباہ کر دے گا [یعنی اسے قرض کی ادائیگی کو توفیق نہ ملے گی اور پھر آخرت میں ہلاک ہو گا]۔ {صحیح بخاری بروایت ابوہریرہ}۔

[۶] دعا کا دامن نہ چھوڑے: جو شخص قرض لے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ مجھے اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کی توفیق عطا فرما، زیر بحث حدیث میں ایک ایسی ہی بڑی ہی مختصر اور جامع وعائد کور ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ ایک ایسا غلام جس نے اپنے آقا سے طے کر لیا تھا کہ اتنی رقم ادا کرنے کے بعد میں آزاد ہو جاؤں گا لیکن جب وہ معینہ رقم ادا نہ کر سکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مدد کا طالب ہوا، اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور اس پر اعتماد کی دعوت دی اور دنیا کے لوگوں سے بے نیازی کی طرف توجہ دلائی اور یہ بتلایا کہ میرے اوپر بھی ایسا وقت آیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی۔

فوائد :

- (1) قرض لینا بوقت ضرورت جائز ہے۔
- (2) نیک نیتی اللہ تعالیٰ کی مدد کا سبب ہے۔
- (3) اگر کوئی شخص حسب ضرورت قرض لیتا ہے اور اس کی نیت میں خلل نہیں ہے تو اس قرض کے ادائیگی کی اللہ تعالیٰ ضرور توفیق بخشے گا۔
- (4) دعا ہر جگہ کام دیتی ہے۔

**خلاصہ درس حدیث نمبر 120، بتاریخ: 13/12/1431ھ، م 28/27 اپریل 2010

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب